بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توشۂ متعلم

(طلبہ کے لئے نہایت ضروری اور کارآمد باتیں)

نمبر (۱) ہر طالب علم کو چاہئے کہ مدرسہ کے قوانین کی پابندی کرے، سننا اور اطاعت کرنا اپنا شیوہ ہو، ذمہ داران مدرسہ کا ہمیشہ شکر گذار رہے کہ انھوں نے آپ کے حصول علم کے لئے بہترین ماحول فراہم کیا، اچھے اساتذہ جمع کئے، قیام وطعام کا ضروری انتظام کیا، وقتاً فوقتاً اصلاحی پروگرام بھی رکھے جاتے ہیں "**من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ**" نیز ہر طالب علم مدرسہ کی اشیاء کی حفاظت کرے، سلام کے فضائل معلوم کرے اور اس سنت سے محروم نہ رہے، صفائی سے رہنے کی عادت ڈالے، سلیقہ وقرینہ سیکھے، نازیبا حرکات سے اپنے کو بچائے۔

نمبر (۲) اصلاح نیت بہت ضروری ہے، تحصیل علم سے غرض حق جل شانہ کی خوشنودی، آخرت کی کامیابی، اپنی تکمیل واصلاح اور دین کی خدمت ونصرت ہو، بحث ومباحثہ فخر ومباہات اور ریا ونمود کے ارادہ سے ہرگز تعلیم حاصل نہ کرے۔ "علمے کہ راہ بہ حق نہ نماید جہالت است"۔

نمبر (۳) دینی تعلیم میں لگنا حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور فضیلت ہے۔ لہٰذا اپنے اوقات کی خوب حفاظت کرے، غیر ضروری اختلاط اور بری صحبت سے دور رہے، طالب علم کی اللہ کے ہاں بڑی قدر ہے، اسے گناہ پر جرأت کرنے سے شرم کرنی چاہئے، دل لگا کر محنت اور ادب سے پڑھے اور تکبر، عجب اور استغناء جیسی (موانع علم) بری صفات سے اپنے کو بچائے، اکابر کے حالات وملفوظات کو مطالعہ میں رکھنا اور صحبت صالح کا اہتمام کرنا نہایت ضروری ہے۔

نمبر (۴) ہر طالب علم کو چاہئے کہ اسباق کی پابندی کرے، روزانہ کا سبق روزانہ یاد کرے، تکرار، مطالعہ اور آموختہ کی نگرانی کرے کہ یہ علم کی حفاظت، امتحان کی آسانی اور آئندہ استعداد کا قوی ذریعہ ہے۔ "**العلم لا یعطیک بعضہ حتی تعطیہ کلک**" (علم تم کو اپنا بعض حصہ بھی نہیں دے گا جب تک تم اس کو اپنا پورا حصہ نہ دو گے) "**ولنعم ماقال الاستاذ: من اجتہد منکم نجح، و من اہمل رسب**" (ایک استاذ نے کتنی اچھی بات فرمائی: تم میں سے جو محنت کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو سستی و بے پرواہی کرے گا وہ ناکام رہے گا) "**وما تتعلموا فی الصغر ینفع فی الکبر**" (اور تم جو کچھ بچپن میں سیکھ لوگے، بڑے ہونے کے بعد تمہیں کام دے گا) "**من ینجح فی المدرسۃ ینجح فی الحیاۃ**" (جو طالب علم مدرسہ میں کامیاب ہوتا ہے وہ زندگی میں کامیاب ہوتا ہے)

؎ سرخ رو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد ☆ رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد!

نمبر (۵) ہر طالب علم کو چاہئے کہ اساتذہ، کتاب اور درسگاہوں کا ادب کرے بلکہ جملہ آلات علم کا ادب ضروری ہے، قرآن اور کتاب کو دائیں ہاتھ میں پکڑے، تعظیم سے اٹھائے اور تعظیم سے رکھے، پکڑنے میں اور رکھنے میں الٹا سیدھا ضرور دیکھے، ان پر کوئی چیز نہ رکھے، اور نہ ان کی طرف پاؤں پھیلائے، کتابوں کو ایک دوسرے پر رکھنے میں بھی تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ ترتیب ملحوظ رہے۔

نمبر(۶) طالب علم کو چاہئے کہ اپنا شوق اور طلب استاد کو بتائے ،اچھے انداز سے سوال کرے، ہر قسم کی گستاخی، بداخلاقی سے بچے،تعلیم وتربیت کے سلسلے کی روک ٹوک اور تنبیہات کو برا نہ خیال کرے،کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو بات نہ بنائے، اپنی غلطی کا اقرار کر کے نہایت عاجزی سے معافی کا خواستگار ہو، ''**ان المعلم والطبیب کلیھما ☆ لا ینصحان اذا لم یکرما**'' (بے شک استاذ اور طبیب خیر خواہی میں دلچسپی نہیں لیتے جب ان کے ساتھ احترام واکرام کا معاملہ نہیں کیا جاتا) نیز اپنے بچپن کے استاد کا احسان ہرگز نہ بھولے، بڑے ہو جانے کے بعد بھی ان کو اپنا استاد سمجھے اور اظہار کرے، حتی الامکان ان کا ادب واحترام اور خدمت کرنے میں اپنی سعادت سمجھے اس سے علمی وروحانی سلسلہ میں برکت اور قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

؎ مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے ☆ کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

نمبر(۷) درس میں پوری توجہ اور سکون سے بیٹھے، طلب اور شوق سے سنے، حلِ کتاب پر خاص توجہ ہو، لفظ اور معنی کی صحت کے بغیر صحیح مطلب سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے، درمیان سبق کھانا پینا ایک دوسرے سے بات کرنا اور اِدھر اُدھر دیکھنا ہرگز نہیں ہونا چاہئے، نیز مسجد اللہ کا گھر ہے، عبادت کی جگہ ہے اس کا ادب بھی ہر طرح لازم ہے، مسجد میں آنے جانے کے مسنون اعمال معلوم کر کے ان پر عمل کرے، مسجد کو رہ گذر (آنے جانے کا راستہ) نہ بنائے، دنیوی باتیں نہ کرے، مستی مذاق سے پرہیز کرے، ذکر میں مشغول رہے۔

؎ محرومی ومنظوری توفیق ادب پر ہے رحمت کی نگاہوں میں کوئی نہیں بیگانہ

نمبر(۸) نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرے، ظلم وزیادتی اور ایذارسانی سے بہت ہی بچے ''**المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ**'' بلا اجازت کسی کی کوئی چیز نہ اٹھائے، چوری نہ کرے، صبر وشکر اور قناعت کی عادت ڈالے، دین وعلم کے بارے میں اپنے سے اعلیٰ کی طرف دیکھے اور تا کہ عجب اور غرور سے محفوظ رہے اور دنیوی امور میں اپنے سے کم درجہ والے کی طرف نظر رکھے تا کہ شکر گذاری کی توفیق ہو، دارالاقامہ سچے مسلمان کا نمونہ بننے کی جگہ ہے۔

نمبر(۹) صبح وشام کی تسبیحات (کلمۂ تمجید، درود شریف، استغفار) کی پابندی کرے **فسبحوہ بکرۃ واصیلا**. **فاذکرونی اذکرکم**. **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب**. نیز دعاء کی عادت ڈالے، دعاء اول وآخر درود شریف پڑھ کر پوری توجہ اور عاجزی کے ساتھ مانگا کرے۔

؎ خدا سے مانگ، جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر ☆ یہی وہ در ہے جہاں آبرو نہیں جاتی!

دعاء کی قبولیت میں صدقِ مقال اور اکلِ حلال کا بڑا دخل ہے، اوقات اجابت کا خاص اہتمام ہو، اپنے والدین، اعزاء، اساتذہ کرام اور تمام محسنین ومخلصین کو دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں، نیز ادعیہ مسنونہ (ہر موقع کی دعاء) ضرور پڑھے کہ یہ حفاظت اور برکت کا ذریعہ ہے۔ سعادت مند لڑکے اپنے اخلاق اور خلوص ومحبت کے ذریعہ اپنے بڑوں کی دعائیں خوب حاصل کرتے ہیں، اور ان کی نصیحتوں کو اپنے لئے حرزِ جان بنا لیتے ہیں۔

نمبر(۱۰) آخر میں حضرت لقمان علیہ السلام کی ایک جامع نصیحت پر اپنی ان معروضات کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: زندگی گذارو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچائی اور اخلاص سے، نفس کے ساتھ سختی سے، مخلوق الٰہی کے ساتھ انصاف اور ہمدردی سے، بزرگوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور نرمی سے، غریبوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ محبت اور بھلائی سے، دشمنوں کے ساتھ صبر وتحمل سے۔ جاہلوں کے ساتھ خاموشی اور حکمت سے، علماء کے ساتھ تواضع اور خاکساری سے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ ووفقنا وایاکم لما یحب ویرضی من القول والفعل والنیۃ والھدی. آمین

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدلله رب العالمین